بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

جلد ۳۳ | ۷ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش | ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | ۷ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۱۰

Digitized By Khilafat Library Rabwah

22

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۶ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت گلے سے درد شکم کیوجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت درد گردہ کیوجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

قادیان ۶ ماہ تبوک صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب آج شام کو بذریعہ کار ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

آج صبح مسجد اقصیٰ میں میاں خیر الدین صاحب سیکھواں نے ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر تعلیم القرآن کلاس کے لئے ایک ... تقریر کی۔ مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب دار العلوم قادیان کی بیماری میں ... کمی ہے۔ مگر کمزوری بے انتہا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

افسوس ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ... کی والدہ صاحبہ جو نہایت مخلص اور عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ اور حضرت ...

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔۔ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ

ویدک دھرم کی ناقابل عمل تعلیم

(از ایڈیٹر)

پنڈت دیانند جی بانی آریہ سماج کے متعلق آریوں کا دعوےٰ تو یہ ہے۔ کہ انہوں نے ویدک دھرم کو اپنی اصلی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اب دنیا کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں۔ کہ پنڈت جی کا پیش کردہ ویدک دھرم قبول کرے۔ خود پنڈت جی نے بھی ستیارتھ پرکاش کے نام سے جو کتاب لکھی ہے۔ اور جسے آریہ پانچواں وید کہتے ہیں۔ اس میں دعوےٰ کیا ہے کہ "آریہ ورت والوں کے متعلق گیارہویں باب تک خصوصیت سے لکھا ہے۔ ان بابوں میں جو صحیح عقیدے بیان کئے گئے ہیں۔ ان کو ویدوں کے مطابق ہونے سے بالکل صحیح مانتا ہوں۔ اور جدید پرانوں اور منتروں وغیرہ کی جن باتوں کو رد کیا ہے۔ وہ چھوڑنے کے قابل ہیں" (دیباچہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵)

لیکن حقیقت یہ ہے کہ پنڈت جی نے ستیارتھ پرکاش میں انسانی پیدائش سے لے کر اس کی موت تک جو کچھ بھی لکھا ہے۔ وہ غیر معقول سراسر خلاف عقل اور بالکل ناقابل عمل ہے۔ اور اس سے ویدک دھرم کی کوئی خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ رہا سہا حسن ظن بھی کافور ہو جاتا ہے۔ اور خود آریہ صاحبان پنڈت جی کی پیش کردہ بیسیوں باتوں کو شروع سے ہی پس پشت ڈالے ہوئے ہیں:

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ بلوچستان کے ہفتہ وار اخبار "آریہ گزٹ" نے اپنے ۱۳ ستمبر ۱۹۴۵ء کے پرچہ میں "آریہ سماج و مرتک سنسکار" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں مردہ جلانے کی بعض رسوم کو ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے ان کی پروا نہ کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ مگر ایسا کرتے ہوئے اس بات کو قطعی نظر انداز کر دیا ہے۔ کہ جن رسوم کی اس نے مخالفت کی ہے۔ اور جنہیں بے ہودہ قرار دیا ہے۔ وہ خود بانی آریہ سماج کی بیان کردہ ہیں۔ اور انہوں نے ویدک دھرم کی صحیح تعلیم کے طور پر پیش کی ہیں۔ اس بارہ میں "آریہ گزٹ" نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ یہ ہے:

"انتم سنسکار (آخری رسوم) میں وید منتروں کے ساتھ گھی اور سامگری کی آہوتیاں ڈالی جاتی ہیں۔ بعض سرگرم آریہ سماجی پنڈت اس بات کا پرچار کرتے ہیں۔ اور اصرار کرتے ہیں۔ کہ شاستر مریادہ کے انوسار مرتک شریر کے وزن کے برابر گھی اور سامگری ڈالنی چاہیئے۔ اس بات پر اصرار کرنا ایسا ہی بیہودہ ہے۔ جیسا مرتک کی کریا کرم و شرادھ کرانا ہمیں اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل مطلب مرتک شریر (مردہ جسم) کا داہ (فنا) کرنا ہے سامگری اور گھی ڈالنے میں کوئی پنیہ (ثواب) نہیں ہے۔ اس سے جیو کی مکتی (نجات) نہیں ہو جاتی۔ . . . . ایک غریب آریہ ہندو کو جو کہ آجکل کے زمانے میں خالص گھی کے لئے ترستا ہے۔ اور اپنے پریوار (خاندان) سمیت بناسپتی کھانے کے لئے مجبور ہے۔ اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ اپنے عزیز کے مرتک سنسکار پر دس پندرہ سیر خالص گھی اور ایک من سامگری استعمال کرے بڑے درجہ کی حماقت اور بیہودہ پن ہے۔ یہ سنسکار اس وقت ہوتے تھے۔ جب ہر ایک آریہ ہندو کے گھر کے اندر دو دو تین تین گائیں ہوتی تھیں۔ اور جب گھی آج سے بیس گنا سستا تھا۔ آجکل جب کھانے کو گھی نہیں مل سکتا۔ تو مرتک سنسکار پر ایک غریب آدمی کس طرح گھی کا کنستر خرچ کر سکتا ہے۔"

اس اسراف اور فضول خرچی کے خلاف "آریہ گزٹ" خواہ کچھ ہی کہے دیکھنا یہ ہے کہ اس بارہ میں بانی آریہ سماج نے ویدوں سے اخذ کرکے کیا تعلیم پیش کی ہے۔ پنڈت دیانند جی نے اس بات کی سخت مخالفت کرتے ہوئے کہ مردہ کو دفن کیا جائے۔ اور بزعم خود اس کے کئی ایک نقصان بتاتے ہوئے اس سوال کے جواب میں کہ "جلانے سے بدبو پھیلتی ہے" بڑے فخر اور گھمنڈ کے ساتھ جہاں یہ لکھا ہے کہ جیسا کہ وید میں لکھا ہے۔ "مردہ جلانے کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔" وہاں وید میں جو کچھ لکھا ہے وہ اس طرح پیش کیا ہے کہ

"مردہ کے لئے تین ہاتھ گہری ساڑھے تین ہاتھ چوڑی پانچ ہاتھ لمبی ویدی (کھائی) جس کی سطح ڈیڑھ بالشت ڈھلوان ہو کھودنی چاہیئے۔ جسم کے وزن کے برابر گھی دینا چاہیئے۔ اور فی سیر میں ایک رتی کستوری اور ایک ماشہ کیسر ڈالنی چاہیئے۔ کم از کم آدھ من صندل ڈالے۔ زیادہ چاہے جس قدر ہو۔ اگر تگر کافور وغیرہ اور پلاش (ڈھاک) وغیرہ کی لکڑیاں ویدی میں جانی چاہئیں۔ اور اس پر مردہ رکھ کر چاروں طرف ویدی کے اوپر مونہہ کی طرف سے ایک ایک بالشت تک بھر کر مردے کو گھی وغیرہ کی آہوتی دے کر جلانا چاہیئے۔"

بے چارا "آریہ گزٹ" تو صرف گھی کی نایابی پر چلا رہا تھا۔ مگر ویدک دھرم نے تو بقول پنڈت دیانند جی یہ حکم دے رکھا ہے۔ کہ فی سیر گھی میں ایک رتی کستوری اور ایک ماشہ کیسر بھی ڈالنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ کم از کم آدھ من صندل ہونا چاہیئے۔ اگر تگر اور کافور وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔

سوال ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص غریب ہو۔ اور اپنے عزیز مرنے والے کے لئے یہ چیزیں مہیا نہ کر سکے۔ تو اسے کیا کرنا چاہیئے۔ "آریہ گزٹ" نے بھی یہی ایک وجہ گھی خرچ نہ کرنے کے خلاف پیش کی ہے۔ لیکن پنڈت دیانند جی ایسے بھولے نہ تھے۔ کہ ان کے پیش نظر ایسی عام بات نہ ہوتی۔ یا پھر ویدوں کے نازل کرنے والے ایشور کو اس کا علم نہ ہوتا۔ اس لئے اسے پہلے ہی حل کر دیا گیا ہے۔ اور پنڈت جی یہ حل اس طرح پیش کر چکے ہیں۔

"اگر کوئی شخص مفلس ہو تو وہ بھی بیس

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیر سے کم گھی چتا میں نہ ڈالے خواہ وہ گھی بھیک مانگنے یا اہل برادری یا سرکار سے کیوں نہ حاصل کرے مردہ اسی طرح باقاعدہ جلانا چاہئے۔"
(ستیارتھ پرکاش صٓ ۵۲۸ ایڈیشن پنجم)

اب بتایئے۔ کیا مشکل بات ہے۔ اس میں کہ ویدک دھرم کی تعلیم کے مطابق ہر مردہ کے لئے کم از کم بیس سیر گھی اور دوسری قیمتی اشیاء مہیا کی جائیں اگر یہ چیزیں خود خریدنے کی مقدرت نہ ہو تو ویدک دھرم کہتا ہے۔ کہ بھیک مانگ کر مہیا کر لو اور اگر کوئی بھیک بھی نہ دے۔ تو اہل برادری سے حاصل کر لو۔ اور اگر اہل برادری بھی نہ ہوں۔ تو سرکار تو کہیں جا ہی نہیں سکتی۔ اس سے ان اشیاء کا مطالبہ کرنا چاہئے۔ مگر آج کتنے آریہ ہیں جو ویدک دھرم کی اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ اس غرض کے لئے کبھی کسی نے کسی غریب آریہ کو بھیک مانگتے دیکھا ہے۔ یا کھاتے پیتے آدمیوں کو اپنے مردے اس طرح جلاتے سنا ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں تو صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ ایسی تعلیم ہے۔ جس پر عمل ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ تو بطور مثال ایک بات پیش کی گئی ہے۔ ورنہ پنڈت جی نے جو کچھ بھی پیش کیا ہے۔ وہ خواہ انسان کی کسی حالت کے متعلق ہے۔ نہایت ہی مضحکہ خیز اور باطل ناقابل عمل ہے۔ اور یہی ایک بات ثابت کر رہی ہے۔ کہ ویدک دھرم اپنی موجودہ شکل میں سچا دھرم نہیں ہے۔ مگر اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کی کوئی تعلیم کسی زمانہ اور کسی حالت میں بھی ناقابل عمل نہیں۔ اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور سچے مذہب کی یہ بھی ایک بہت بڑی علامت ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں معافی کی ایک درخواست

اور

اس کا جواب

درخواست

بخدمت شریف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

سیدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضور عرض دست بستہ ہے۔ کہ میری سزا درست ہے مگر عرض ہے۔ کہ کیا گناہ کی معافی نہیں ہے؟ اگر معافی نہیں تو کب تک۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے کسی کو معافی نہیں دی تھی۔ اگر گناہ کی معافی دنیا میں کسی مذہب میں نہیں ہے۔ تو پھر خدا کا مذہب کونسا ہوا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکے قبضہ میں میری جان ہے میں دل سے معافی مانگتا ہوں۔ اور آپنے فعل پر شرمندہ ہوں۔ انسان ہوں غلطی ہو گئی ہے۔ آئندہ سوچ کر وعدہ کرونگا۔ انشاء اللہ۔

حضور سیدنا حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر میرا ایمان ہے۔ اور آپ کو بھی میں خدا جانتا ہے۔ جس کی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ میں قسم سے کہتا ہوں۔ کہ آپ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ اگر آپ مجھے معافی نہ دینگے۔ میں خط لکھتا رہونگا۔ اور مر جاؤنگا۔ خدا کے سامنے جا کر یہی جواب دونگا۔ کہ تو میرے دل کی بات کو جانتا تھا۔ مجھ سے ایک وقت غلطی ہو گئی تھی دوسرے وقت میں اپنی غلطی پر شرمندہ و پشیمان ہوا۔ اور میں نے تیرے مقرر کردہ خلیفہ سے معافی مانگی مگر مایوس واپس آیا۔ حضور عرض ہے۔ کہ میرے پیارے آقائے نامدار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ میرا وہ موعود لڑکا اسیروں کی رستگاری کریگا۔ حضور میں اپنے گناہ کا قیدی ہوں۔ آپ مجھے رہائی بخشیں۔ کیونکہ آپکے اور کاموں میں سے یہ بھی ایک کام ہے۔ قیدیوں کو رہا کرنا۔

(۱) میرا چندہ قبول فرمایا جائے۔ (۲) اور قادیان دارالامان میں آنے کی اجازت بخشی جائے۔

آپکی جوتیوں کا غلام ناچیز بندہ اللہ رکھا بنگلہ بڑاگھر ضلع شیخوپورہ۔

جواب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسکے جواب میں رقم فرمایا:۔

"معافی میں اگر سچی توبہ ہوگی۔ تو خدا تعالیٰ دے گا۔ دوسرا معافی کا طریق حضرت عمرؓ نے تجویز کیا تھا۔ کہ جنگ پر چلے جاؤ اور لڑتے لڑتے مارے جاؤ۔ سو آپ تو کاغذی معافی مانگتے ہیں۔ اپنے آپکو پیش کریں اور کہیں کہ ایسی سخت سے سخت کام کرنیکو تیار ہوں۔ سابق قصور معاف کیا جائے۔ پھر غور ہو سکتا ہے۔ کام کے میدان سے بھاگ کر خطوں سے معافی مانگنے کا مطلب کیا ہے؟"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمائندگان تعلیم القرآن کلاس سے خطاب فرمائینگے

احباب یہ سنکر نہایت ہی خوش ہونگے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعلیم القرآن کمیٹی کی درخواست کو منظور فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ حضور انشاء اللہ تعالیٰ عید کے بعد نمائندگان تعلیم القرآن کلاس سے خطاب فرمائینگے۔ جیسا کہ دوستوں کو علم ہے۔ یہ کلاس ۲۵ ستمبر ۱۹۴۵ء تک جاری رہیگی۔ اور پھر بہ توفیق الٰہی ہر سال منعقد ہوا کرے گی۔ حضور کی تقریر کے لئے معین وقت کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

عبد السلام اختر ایم۔ اے سکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی

درس کے اختتام پر دعا کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور ڈلہوزی میں ہی ۵ بجے سے مغرب تک دعا فرمائینگے۔ دوست اسوقت دعا میں شامل ہو جائیں۔ مقامی احباب کو چاہئے۔ کہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں تشریف لے آئیں۔ تا حضور کے ساتھ دعا میں شامل ہو سکیں۔ بیرونی جماعتوں کو بھی اپنے اپنے مقام پر اس کے لئے انتظام کرنا چاہئے۔

(خیر دین ناظر تعلیم و تربیت)

نصرت گرلز ہائی سکول محکمہ تعلیم نے منظور کر لیا

احباب کے لئے یہ خبر خالی از دلچسپی نہ ہوگی۔ کہ نصرت گرلز سکول کا حصہ ہائی بھی محکمہ تعلیم کی طرف سے یکم اپریل ۱۹۴۵ء سے منظور ہو گیا ہے۔ قبل ازیں صرف حصہ مڈل غیر انگریزی کے منظور شدہ تھا۔ اب مڈل کا حصہ انگریزی اور ہائی کی کلاسز تمام کی تمام گویا پورا ہائی سکول منظور ہو گیا ہے۔ جس کے لئے مسز درانی صاحبہ بی۔ اے انسپکٹرس آف سکولز خاص طور پر شکریہ کی مستحق ہیں۔

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امسال پانچہزار روپیہ کی رقم سکول کے بورڈنگ ہوس کے لئے زمین خریدنے کے لئے منظور فرما چکے ہیں۔ اور مناسب جگہ کی خرید کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جونہی حالات مساعد ہوئے اور سامان تعمیر میسر آیا بورڈنگ ہوس کی تعمیر انشاء اللہ شروع ہو جائیگی۔

سکول ہذا میں یہ خاص طور پر اہتمام کیا جاتا ہے۔ کہ انٹرنس پاس کرنے والی طالبات قرآن شریف مکمل کا ترجمہ مع مختصر تفسیر۔ حدیث کی بعض کتب اور چند ایک کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پڑھ لیں۔

خاکسار محمد دین ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان۔

امن آ در مکان محبت سرا ما!

میں کیا بتاؤں کیا کیا دیکھا تری گلی میں
ہم پی رہے ہیں ہردم عرفاں کے جام پیہم
مستانہ وار گھومیں ہر نقش پا کو چومیں
اک کیف سا ہے طاری آنکھوں سے اشک جاری
شہرہ ہے عام اس کا۔ ہر سُو یہی ہے چرچا
یورپ میں حشر برپا۔ بدحال ایشیا کا
مصنوعی تھی خدائی جاپانی دیوتا کی
کچھ بھی نہ کر سکا وہ امداد بیکسوں کی
ہر سو تباہ کاری انسان کی آہ و زاری
تو ہے مسیح احمد۔ مہدی۔ نبی۔ مجدد

دنیا تیری گلی میں اخریٰ تری گلی میں
مے خانے کھل چکے ہیں صدہا تری گلی میں
میلا سا لگ رہا ہے آقا تری گلی میں
یہ حال ہو رہا ہے اپنا تری گلی میں
بٹتی ہے معرفت کی صہبا تری گلی میں
دل مطمئن تھا کوئی تو تھا تری گلی میں
انجام منکشف تھا اس کا تری گلی میں
نظارہ سب یہ ہم نے دیکھا تری گلی میں
سبحان من یرانا ھذا اتری گلی میں
حق نے درِ بہشتی کھولا تری گلی میں

اکمل ہے پُر معاصی۔ پا جائیگا خلاصی
کام آئیگا۔ نقشا دہنا تری گلی میں

اکمل عفا اللہ عنہ

23

Digitized By Khilafat Library Rabwah

معارفِ قرآن کریم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قرآن کریم کے جو علوم و معارف کھولے۔ وہ آپ کی صداقت اور حقانیت کا بہت بڑا ثبوت ہیں۔ اور اس ثبوت کی اہمیت اس وقت بے حد بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ دیکھا جائے۔ کہ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ معارف قرآن پر گرویدہ ہو کر لاکھوں انسان آپ کی غلامی میں داخل ہو گئے۔ اور دوسری طرف مقابلہ کے لئے چیلنج پر چیلنج دینے اور دعوت پر دعوت پیش کرنے کے مخالفین کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن الفاظ میں اس کا ذکر کیا۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

فرماتے ہیں۔ "میری طرف سے متواتر دنیا میں اشتہارات شائع ہوئے کہ خدا تعالیٰ کے تائیدی نشانوں میں سے ایک یہ نشان مجھے دیا گیا ہے۔ کہ میں فصیح بلیغ عربی میں قرآن شریف کی کسی سورۃ کی تفسیر لکھ سکتا ہوں۔ جو مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے۔ کہ میرے بالمقابل اور بالمواجہ بیٹھ کر اور کوئی دوسرا شخص خواہ مولوی ہو یا کوئی فقیر گدی نشین ایسی تفسیر ہرگز نہیں لکھ سکیگا۔" (نزول المسیح صفحہ ۵۴)

(۲)

پھر فرماتے ہیں:۔ "اب کس قدر ظلم ہے اس قدر نشانوں کو دیکھ کر پھر کہتے جاتے ہیں۔ کہ کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔ اور مولویوں کے لئے تو خود ان کی بے علمی کا نشان کافی تھا۔ کیونکہ ہزارہا روپے کے انعامی اشتہار دیئے گئے کہ اگر وہ بالمقابل بیٹھ کر کسی سورۃ قرآنی کی تفسیر عربی فصیح بلیغ میں میرے مقابل پر لکھ سکیں۔ تو وہ انعام پائیں۔ مگر وہ مقابلہ نہ کر سکے تو کیا یہ نشان نہیں تھا۔ کہ خدا نے ان کی ساری علمی طاقت سلب کر دی۔ باوجود اس کے کہ وہ ہزاروں تھے۔ تب بھی کسی کو حوصلہ نہ پڑا۔ کہ سیدھی نیت سے میرے مقابل پر آوے۔ اور دیکھے کہ خدا تعالیٰ اس مقابلہ میں کس کی تائید کرتا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۳۰)

(۳)

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸ پر رقم فرماتے ہیں۔ "الرحمٰن۔ علم القرآن۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وعدہ دیا تھا۔ سو اس وعدہ کو ایسے طور سے پورا کیا۔ کہ اب کسی کو معارف قرآنی میں مقابلہ کی طاقت نہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی مولوی اس ملک کے تمام مولویوں میں سے معارف قرآنی میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور کسی سورۃ کی ایک تفسیر میں لکھوں اور ایک کوئی اور مخالف لکھے۔ تو وہ نہایت ذلیل ہوگا۔ اور مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجود اصرار کے مولویوں نے اس طرف رخ نہیں کیا۔ پس یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مگر ان کے لئے جو انصاف اور ایمان رکھتے ہیں۔"

(۴)

اسی تصنیف کے صفحہ ۲ پر لکھا "میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بنادیں یعنی روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور فال قرآن شریف کھولا جائے۔ اور پہلی سات آیتیں جو نکلیں ان کی تفسیر میں بھی عربی میں لکھوں۔ اور میرا مخالف بھی لکھے۔ پھر اگر میں حقائق معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں۔ تو پھر بھی میں جھوٹا ہوں۔"

(۵)

صفحہ ۲۷ پر رقم فرمایا:۔ "غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کیطرف مدعو کیا۔ کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں۔ کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔"

(۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں تک بھی لکھا۔ "ہم ان کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ بے شک اپنی مدد کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبد الجبار غزنوی اور محمد حسن بھیں وغیرہ کو بلالیں۔ بلکہ اختیار رکھتے ہیں کہ کچھ طمع دے کر دو چار عرب کے ادیب بھی طلب کریں۔" (ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ صفحہ ۶)

مگر کسی نے اس مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کی۔ اور اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہی دعوت کئی بار دی جا چکی ہے۔ مگر کوئی قبول نہیں کرتا۔ احمدیت کی صداقت کے لئے یہی ایک کافی دلیل ہے۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

(خاکسار محمد عبد الحق از گنج)

قرآن کریم کی قدر و منزلت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں

(۱) قرآن کریم ایک وحی الٰہی ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۶)

(۲) قرآن کریم کو روح القدس نے اتارا ہے (صفحہ ۳۶)

(۳) قرآن کریم کی سچائی کا زبردست ثبوت یہ ہے کہ ہر دور نے شرک نہیں کیا۔ (صفحہ ۳۶)

(۴) قرآن کریم مجسم ہدایت ہے (صفحہ ۳۷)

(۵) قرآن کریم اپنے مخالفوں کے اعتراضات کے مناسب اور مدلل جواب دیتا ہے۔ صفحہ ۳۹

(۶) قرآن کی زبان عربی ہے۔ اور عربی بھی وہ کہ مضمون اس میں سے پھوٹ پڑتے ہیں صفحہ ۴۰

(۷) قرآن پر چلکر انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوتا ہے۔ اور اس کے نشانات اس کی تائید میں دکھلائے جاتے ہیں صفحہ ۴۳

(۸) قرآن کریم میں کہیں وہ دعوے بیان نہیں کیا۔ جو مسیحی قرآن کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ صفحہ ۴۵

(۹) قرآن تو یہ دعوے پیش کرتا ہے۔ کہ اس میں وہ صداقتیں موجود ہیں۔ جو اہل کتاب کی کتب میں نہیں ہیں۔ صفحہ ۴۳

(۱۰) قرآن کریم نے بائیبل کے غلط واقعات کی اصلاح کی ہے۔ صفحہ ۴۸

(۱۱) قرآن کی زبان عربی مبین ہے۔ یعنی وہ ہر اعتراض کا خود ہی جواب بھی دیتی جاتی ہے۔ صفحہ ۴۱

(۱۲) قرآن کو خدا نے ایسا بنایا ہے کہ وہ ابدالآباد تک کام آئے گا۔ صفحہ ۷۵

(۱۳) قرآن کریم کی کسی دس سورتوں کی مثل لے آؤ صفحہ ۱۰۴

(۱۴) قرآن کریم کی صداقت کا یقین آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کے دل پر پہاڑ سے بڑھ کر راسخ تھا۔ صفحہ ۱۵۱

(۱۵) تمام قرآن اس مضمون سے پُر ہے۔ کہ وہم کی جگہ فکر اور عقل سے کام لو۔ ستاروں، پہاڑوں، دریاؤں، موسمی تغیرات اور خواص اشیا کو اپنی آنکھوں سے دیکھو اور مشاہدہ سے اسکی حقیقت دریافت کرو صفحہ ۲۰۴

(۱۶) قرآن کریم نے پرانی سیاست اور پرانے علم کو بالکل بدل دیا۔ نیا نقطۂ نگاہ دنیا کے سامنے پیش کر کے گویا ایک نئی دنیا بسا دی۔ صفحہ ۲۰۴

(۱۷) قرآن وہ کتاب ہے۔ جو زمین میں آسانی سے پھیل جائے صفحہ ۲۱۴

(۱۹) قرآن کریم کے ذریعہ مردے بولیں گے یعنی خواب میں آکر بولیں۔ یا کشف میں بولیں۔ صفحہ ۲۱۴

(۲۰) قرآن سب کا سب کلام اللہ ہے۔ یعنے اس کا ایک ایک لفظ الہامی ہے۔ صفحہ ۵۲۳

(۲۱) قرآن کریم قیامت تک کے لئے الذکر ہے یعنی اس کی تائید کے لئے مامورین آتے رہینگے صفحہ ۲۸

(۲۲) قرآن مومنوں کے لئے بشارت ہے صفحہ ۱۵۱

(۲۳) قرآن کریم کا فہم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو دیا تھا۔ وہ قرآن کریم سے جو مطالب اخذ کرتے ہیں۔ ہم نہیں کر سکتے صفحہ ۱۴۱

(۲۴) قرآن کریم میں سب اصول بیان ہیں صفحہ ۱۴۷

(۲۵) قرآن کریم میں جو تفاصیل ہیں وہی احادیث میں ہیں صفحہ ۱۴۷

(۲۶) قرآن کریم میں سب ضروری امور روحانیہ کی تشریح موجود ہے۔ صفحہ ۱۹۰

(۲۷) قرآن کریم میں ہدایت ہے۔ صفحہ ۱۵۱

(۲۸) قرآن کریم میں رحمت ہے صفحہ ۱۵۷

(۲۹) قرآن کریم ایک محفوظ اور زندہ کتاب ہے صفحہ ۲۸

(۳۰) قرآن یہ کہتا ہے کہ حکومت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں آئے گی (۱) جو خدا ترس ہونگے (۲) جو دنیا کی نگاہ میں اعلےٰ شرف والے قرار پائینگے۔ صفحہ ۵۱۲

(۳۱) قرآن کریم میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ کہ جب بھی مسلمان اسلام سے غافل ہونگے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد بھیجتا رہیگا۔ صفحہ ۵۱۰

(۳۲) قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر جہاں کسی نبی کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح ناصری کا صلیبی واقعہ اور عہد عتیق

عہد جدید کی اناجیل لکھنے والوں نے عہد عتیق کی بعض پیشگوئیوں کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر چسپان کیا ہے۔ چنانچہ متی نے اپنی انجیل میں جا بجا عہد عتیق کے حوالے دیئے ہیں۔ اسی طرح صلیبی واقعہ کے متعلق بھی ان مصنفین اناجیل نے جنہیں عیسائی دنیا میں سینٹ اور مقدس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ عہد عتیق کی بعض پیشگوئیاں بیان کی ہیں۔ حضرت مسیح کے متعلق بھی لکھا ہے۔ کہ انہوں نے صلیبی واقعہ کے بعد اپنے حواریوں سے کہا "یہ مری وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے اس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضرور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں"۔ (لوقا ۲۴/۴۴) اگر یہ صحیح ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر فوت ہو کر کفارہ ہو گئے اور ان کا اس دنیا میں آنے کی غرض و غایت یہی تھی۔ تو ان پیشگوئیوں میں اس بات کا ضرور ذکر ہونا چاہیئے لیکن اگر اس کے خلاف یہ بات بیان کی گئی ہو کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہونگے بلکہ اس دکھ سے نجات پا جائینگے۔ تو یہ کفارہ کے بے بنیاد عقیدہ اور صلیبی موت کے رد کیلئے کافی ہے۔

(۱)

انجیل میں لکھا ہے۔ "اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا اے مرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"۔ (متی ۲۷/۴۶ مرقس ۱۵/۳۴) "ایلی ایلی لما سبقتنی" زبور ۲۲ کی پہلی آیت ہے۔

حضرت مسیح کو صلیب دینے کے بعد رومی سپاہیوں نے آپ کے کپڑے آپس میں بانٹ لئے۔ اور کرتہ چونکہ بنا ہوا تھا اس لئے اسے پھاڑنے کی بجائے اس پر قرعہ ڈالا۔ اس واقعہ کو یوحنا اپنی انجیل میں درج کر کے کہتے ہیں۔ "یہ (قرعہ ڈالنا اور کپڑے بانٹنا) اس لئے ہوا کہ وہ نوشتہ پورا ہو جو کہتا ہے کہ انہوں نے مرے کپڑے بانٹ لئے اور مری پوشاک پر قرعہ ڈالا"۔ (یوحنا ۱۹/۲۴) یہ نوشتہ بھی اسی زبور کی ۱۸ آیت میں ہے۔ لیکن یہ سارا زبور پڑھ جایئے اس میں کہیں ذکر نہیں۔ کہ خدا اس کو اس دکھ سے نجات نہ دیگا۔ اور وہ اسی طرح مر جائیگا۔ بلکہ لکھا ہے۔ کہ وہ اسے بچائیگا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

و "اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑا ہے۔ تو میری رہائی سے اور میرے کراہنے کی باتوں سے کیوں دور رہتا ہے۔ اے میرے خدا میں دن کو چلاتا ہوں۔ پر تو نہیں سنتا۔ رات کو بھی (کہ تمہی کیے باغ ہیں) اور مجھے قرار نہیں۔ مگر تو قدوس ہے۔ تو اسرائیل کی مدح میں سکونت کرنے والا ہے۔ ہمارے باپ دادوں نے تجھ پر توکل کیا۔ اور تو نے انہیں چھڑایا۔ انہوں نے تجھ سے فریاد کی اور رہائی پائی انہوں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور شرمندہ نہ ہوئے"۔ (زبور ۲۲/ ۱ تا ۵)

(ب) "وہ سب مجھے کو دیکھتے ہیں۔ مجھ پر ہنستے ہیں۔ وہ اپنے ہونٹ پسارتے ہیں۔ وہ سر ہلا ہلا کے کہتے ہیں۔ کہ اس نے اپنے تئیں خداوند پر چھوڑا ہے۔ کہ وہ اسے بچائے جس حال کہ وہ اس سے راضی ہے۔ تو وہی اسے چھڑاتے۔ پر حال تو ہی ہے جو مجھے پیٹ سے باہر لایا۔ میری ماں کی چھاتیوں پر بھی تو ہی میرے اعتقاد کا باعث ہوا۔ میں پیدا ہوتے ہی تجھ پہ پھینکا گیا۔ جب میں اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تب ہی سے تو میرا خدا ہے۔ مجھ سے دور مت رہ۔ کہ تنگی پہنچا چاہتی اور مددگار کوئی نہیں"۔ (زبور ۲۲/ ۷ تا ۱۱)

ج۔ "شریروں کی گروہ میرا احاطہ کرتی ہے۔ وہ میرے ہاتھ اور پاؤں چھیدتے ہیں اپنی سب ہڈیوں کو گن سکتا ہوں۔ وہ مجھے تاکتے ہیں۔ اور گھورتے ہیں۔ اور میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں۔ اور میرے لباس پر قرعہ ڈالتے ہیں۔ پر تو اے خداوند! دور مت رہ اے میری توانائی جلد میری مدد کے لئے آ میری جان کو تلوار سے بچا۔ میری وحیدہ کو کتے کے ہاتھ سے شیر کے منہ سے اور بھینسوں کے سینگوں سے مجھے رہائی دے تو نے میری سن کے بچایا ہے"۔ (زبور ۲۲/ ۱۶ تا ۲۲)

د۔ "اے اسرائیل کی ساری اولاد اس کا ڈر مانو کہ اس نے دردمند کے درد کی تحقیر نہیں کی۔ نہ اس سے اسے نفرت آئی نہ اس سے اپنا منہ پھیر لیا۔ بلکہ جب اس نے اس کو پکارا اس نے جواب دیا"۔

(زبور ۲۲/۲۴)

پس اگر یہ صحیح ہے۔ کہ ان آیات میں حضرت مسیح کے واقعات بطور پیشگوئی بیان کئے گئے ہیں۔ اور ان کی تکالیف کا نقشہ ان میں کھینچا گیا ہے۔ تو پھر یہ بھی ماننا چاہیئے۔ کہ آپ اس دکھ سے فوت نہ ہوئے۔ کیونکہ مندرجہ بالا آیات میں صاف آپ کے بچائے جانے اور آپ کی دعا کی قبولیت کا ذکر

(۲)

یوحنا اپنی انجیل میں لکھتے ہیں۔

"پس سپاہیوں نے آکر پہلے اور دوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں جو اس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ لیکن جب انہوں نے یسوع کے پاس آکر دیکھا کہ وہ مر چکا ہے۔ تو اس کی ٹانگیں نہ توڑیں مگر ان میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہہ نکلا"۔ اس کے بعد لکھتے ہیں۔ "یہ باتیں اس لئے ہوئیں کہ یہ نوشتہ پورا ہو کہ اس کی کوئی ہڈی نہ توڑی جائیگی"۔ (یوحنا ۱۹/ ۳۲ تا ۳۴ و ۳۶)

یہ نوشتہ زبور ۳۴ میں ہے۔ اور اس کا سیاق و سباق اس طرح ہے۔

و۔ "میں نے خداوند کو ڈھونڈا اس نے میری سنی اور مجھے میرے سارے خوفوں سے رہائی دی انہوں نے اس پر نظر کی اور وہ روشن ہو گئے اور ان کے منہ شرمندہ نہ ہوئے یہ مسکین چلایا اور خداوند نے سنا اور اسے اس کی ساری مصیبتوں سے بچا لیا۔ خداوند کا فرشتہ ان کی چاروں طرف جو اس سے ڈرتے ہیں۔ خیمہ کھڑا کرتا ہے۔ اور انہیں بچاتا رہتا ہے"۔ (آیت ۴ تا ۱۰)

ب۔ "صادق چلاتے ہیں۔ اور خداوند سنتا ہے اور انہیں ان کے سارے دکھوں سے رہائی دیتا ہے خداوند ان کے نزدیک ہے جو شکستہ دل ہیں۔ اور ان کو جو خستہ جان ہیں، بچاتا ہے۔ صادق پر بہت سی مصیبتیں ہوتی ہیں۔ پر خداوند اس کو ان سب سے چھڑاتا ہے۔ وہ اس کی ساری ہڈیوں کا نگہبان ہے۔ ان میں سے ایک بھی ٹوٹنے نہیں پاتی۔ بدی شریر کو ہلاک کریگی۔ اور ان پر جو صادق کے کینہ رکھنے والے ہیں الزام دیا جائیگا۔ خداوند اپنے بندوں کی جانوں کو مخلصی دیتا ہے"۔ (آیت ۱۷ تا ۲۲)

چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت مسیح خداوند کے حضور چلائے "اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے"۔ (متی ۲۶/۳۹) اور صلیب پر چلائے ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اور لکھا ہے "اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی"۔ عبرانیوں ۵۔ حضرت مسیح صلیب سے بچائے گئے۔ اور یہود نامسعود کا شریر گروہ اپنے ناپاک ارادوں میں ناکام و نامراد رہا۔ خدا کے راستباز نبی اور پاک بندے مسیح کا بال بیکا بھی نہ ہوا۔

(۳)

لوقا نے اعمال الرسل میں یسعیاہ باب ۵۳ کو حضرت مسیح پر چسپاں کیا ہے (اعمال ۸/۳۵) اور یسعیاہ کے اس باب میں خبر دی گئی ہے۔ کہ اس میں مذکورہ شخص لمبی عمر پائیگا۔ اور اپنی نسل کو دیکھیگا چنانچہ لکھا ہے۔ "لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اسے کچلے اسی نے اسے غمگین کیا۔ جب اس کی جان گناہ کے لئے گذرانی جائے تو وہ اپنی نسل کو دیکھیگا اور اس کی عمر دراز ہوگی اور خدا کی مرضی اس کے ہاتھ کے وسیلے بر آئیگی اپنی جان کا ہی دکھ اٹھا کر وہ اسے دیکھیگا اور سیر ہوگا"۔ (یسعیاہ ۵۳/ ۱۰ و ۱۱)

پس اگر یہ پیشگوئی مسیح کے حق میں ہے۔ اور اسی پہ صادق آتی ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ وہ عمر دراز پائیں اور اپنی نسل دیکھیں۔ اگر حضرت مسیح کا صلیب پر مرنا فرض کیا جائے تو یہ دونوں باتیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ اور کتاب مقدس باطل ٹھہرتی ہے۔

(یوحنا ۱۰/۳۵)

حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا کے پاک بندوں پر تکالیف آتی ہیں۔ دکھوں سے انہیں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اور مشکلات کی بھٹی میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ ہر حال میں ان کا نگہبان ہوتا ہے۔ اور ان کی مدد فرماتا ہے۔ اور انجام کار غالب وہی ہوتے ہیں۔ کامیابی انہی کی ہوتی ہے۔ فتح و نصرت کے دروازے انہی پر وا کئے جاتے ہیں۔ وہی مظفر و منصور کہلاتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ ان کے دشمن ان پر غالب آجائیں اور وہ مغلوب ہوئے ہوں۔ اسی حقیقت کو آشکارا کرتے ہوئے کلام مقدس قرآن شریف فرماتا ہے۔

الا ان حزب اللہ ھم الغالبون۔

انجیل میں حضرت مسیح کا قول بھی نقل کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا:۔

"دیکھو وہ گھڑی آتی ہے۔ بلکہ آ پہنچی ہے۔ کہ تم سب پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لو گے اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے۔ تو بھی میں اکیلا نہیں ہوں۔ کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔ میں نے تم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ۔ دنیا میں مصیبت اٹھاتے ہو۔ لیکن خاطر جمع رکھو میں دنیا پر غالب آیا ہوں"۔

(یوحنا ۱۶/۳۳)

خدا کا مسیح واقعی غالب آیا۔ وہ زندہ صلیب سے اترا۔ اس کا خدا اس کے ساتھ تھا۔ جس کا وہ مقرب تھا۔ یہود نامسعود اپنے ارادوں میں بری طرح ناکام ہوئے۔

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصان نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے۔

(نور الحق احمد)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روس میں ”آزادی“ کی ایک جھلک

(از مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے)

روس کی ظاہری شان و شوکت اور پراپیگنڈا سے بعض لوگ اس قدر متاثر و مرعوب ہیں۔ کہ حقائق و واقعات پر نظر کئے بغیر محض انگریزوں کے طرز حکومت کو بدنام کرنے کے لئے کمیونزم کی تائید و حمایت شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں کانگرس لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو نے سری نگر میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ”روس کے سوا کوئی ملک آزاد نہیں“۔ (سول) مگر روس کی آزادی کا پتہ لگانے کے لئے اس کی کانسٹی ٹیوشن اور طرز حکومت کو دیکھنا چاہیئے۔

(۱)

روس کی طرز حکومت ایسی ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کی آزادئ خیال کی گنجائش نہیں۔ ہر روسی مجبور ہے۔ کہ اپنے آقاؤں۔ ہاں ان لوگوں کے اشاروں پر چلے۔ جن کے ہاتھ میں عنانِ حکومت ہے۔ اگر روس کی آزادی محض اسی بات کا نام ہے۔ کہ وہ لوگ جن کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور ہے۔ اپنے خیالات کی اشاعت و ترویج میں ہر طرح آزاد ہیں۔ تو بے شک ہم روس کو آزاد کہہ سکتے ہیں۔ مگر یہ تو انہی اشخاص کی آزادی ہے۔ نہ کہ تمام روسیوں کی۔ روس کے تمام باشندے اس امر کے لئے مجبور ہیں۔ کہ کمیونسٹ خیالات کو اپنائیں۔ جو ان کے ذہنوں میں مدارس۔ اخبارات تقاریر اور سوسائٹیوں کی وساطت سے ٹھونسے جاتے ہیں۔ چنانچہ روس کی کونسٹی ٹیوشن ۱۹۳۶ء کی دفعہ ۱۳۰ یہ ہے۔ کہ ”ہر روسی کا فرض ہے۔ کہ یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ریپبلکز کے دستور العمل کی پابندی کرے۔ تمام قوانین پر عمل کرے۔ اور سوشلسٹ نظام کی پابندی کرے“۔ پھر ہم روس کے لوگوں کو آزاد کہیں۔ تو کیسے۔ وہ کمیونزم کے غلام ہیں۔ اور روس افسوسناک مرقع ہے جبر و تشدد کا نہ کہ آزادی کا۔

(۲)

روس میں بچوں کو ولادت کے جلد ہی بعد والدین سے علیحدہ کر کے حکومت کے نظام کے ماتحت رکھا جاتا ہے۔ تا وہ والدین کے خیالات و اعتقادات سے متاثر نہ ہوسکیں۔ اور ان کے سامنے صرف کمیونسٹ خیالات ہی آئیں۔ روس میں تعلیم کا مقصد ذہنوں میں جلا پیدا کرنا نہیں بلکہ ”ایسا کمیونسٹ شہری پیدا کرنا ہے۔ جو کمیونسٹ سوسائٹی بنانے میں ممد و معاون ہو“۔ (ایجوکیشن ان دی یو ایس ایس آر مصنفہ بیٹرس کنگ صفحہ ۳۱) تعلیم کی غرض و غایت ہی یہ ہے۔ کہ حکومت کے خیالات میں ہر شخص رنگین ہو۔ اور اس کے لئے ۱۹۱۹ء سے تمام ملک میں جبری تعلیم جاری ہے۔ تاکہ کوئی شخص بھی اس قسم کے خیالات پیدا کئے بغیر نہ رہے۔ (ملاحظہ ہو دفعہ ۱۲۱ قوانین اساسی)

روس کے سالانہ بجٹ کا آٹھواں حصہ صرف تعلیم پر خرچ ہوتا ہے۔ محض اسلئے کہ کمیونسٹ استادوں کے ذریعہ آزادئ خیال کو کچل کر آئندہ نسلوں کے ذہن میں ایک پارٹی کے خیالات ٹھونس دیئے جائیں۔ کہ یہی جبر و تشدد روسی ”آزادی“ کی بنیاد ہے۔ گویا روس کی آزادی سے ہر روسی کی آزادی مراد نہیں۔ بلکہ ایک ایسی پارٹی کے خیالات و اعتقادات کی اشاعت کی آزادی ہے۔ جو ۱۹۱۷ء سے برسرِ اقتدار ہے۔

(۳)

روسی نظام حکومت کی دفعہ ۱۲۴ مظہر ہے۔ کہ ”روسی شہریوں میں آزادئ ضمیر پیدا کرنے کے لئے چرچ (مذہب) حکومت سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح سکول سے مذہب کو کوئی واسطہ نہیں۔ مذہبی عبادت کی آزادی اور مذہب کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کا حق ہر شہری کو حاصل ہے“۔ چرچ کو حکومت سے الگ کر کے لاوارث چھوڑ دینے (تاکہ مخالف پراپیگنڈا سے خود بخود مٹ جائے) کا مقصد آزادئ ضمیر پیدا کرنا بتایا گیا ہے۔ آزادئ ضمیر کے الفاظ پر غور فرمایئے۔ ظاہر ہے۔ اس سے مراد مذہب سے آزادی ہے۔ بچپن ہی میں بچوں کو ماں باپ سے علیحدہ کرنے کا مقصد صرف آزادئ ضمیر پیدا کرنا۔ یعنی مذہب سے بیگانگت پیدا کرنا اور مذہب سے آزاد کرنا ہے۔ اسی لئے مذہب کو مدرسہ سے دور رکھا گیا ہے۔

کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس دفعہ میں ”مذہبی عبادت کی آزادی“ کا حق بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ مگر غور طلب امر یہ ہے۔ کہ یہ کن حالات میں ہے؟ جبکہ حکومت مذہب کے خلاف ہے۔ جبکہ ملک بھر میں کمیونسٹ پارٹی اور ٹریڈ یونین وغیرہ مجالس صرف مذہب کے خلاف پراپیگنڈا کرنے اور کمیونسٹ خیالات کی اشاعت کے لئے بنائی گئی ہیں۔ جیسا کہ دفعہ ۱۲۶ کے ذیل کے الفاظ سے ان کی تشکیل کی غرض ظاہر ہے۔ ”تاکہ لوگوں میں سیاسی بیداری پیدا کریں۔ سوشلسٹ نظام کو مضبوط کریں۔ اور اسے ترقی دیں“۔ نیز جبکہ حکومت کے تمام کل پرزے مذہب سے بے تعلق ہی نہیں۔ بلکہ مخالف بھی ہیں۔ اس دفعہ میں مذہبی آزادی کے حق سے در اصل مفہوم مذہب سے آزادی اور مذہب کے خلاف پراپیگنڈا میں آزادی کا حق ہے۔

(۴)

کمیونزم کے حامی اکثر یہ کہتے ہیں۔ کہ روس میں تقریر و تحریر کی آزادی۔ نیز جلسوں جلوسوں اور مظاہرات کی آزادی حاصل ہے۔ بالفاظِ دیگر ان کا مدعا یہ ہے۔ کہ روس میں اپنے خیالات کے اظہار کے لئے ہر شخص آزاد ہے۔ پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہاں شخصی اور انفرادی آزادی نہیں۔ مگر شخصی آزادی کا فیصلہ کرنے کے لئے روسی قوانین اساسی کی دفعہ ۱۲۵ پر غور فرمایئے جو درج ذیل ہے:۔

”مزدور طبقہ کے حقوق کی حفاظت اور سوشلسٹ طرز حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے روس کے شہریوں کو قانوناً مندرجہ ذیل حقوق حاصل ہیں۔

(ا) تقریر کی آزادی۔

(ب) (پریس) تحریر کی آزادی۔

(ج) اجتماعات کی آزادی جس میں پبلک جلسے کرنے کی آزادی شامل ہے۔

(د) بازاروں میں جلوس نکالنے اور احتجاج کرنے کی آزادی۔

ان شہری حقوق کی حفاظت کے لئے پریس کاغذ۔ پبلک۔ عمارات اور دیگر سامان ضروری مزدور طبقہ کے سپرد کر دیا گیا ہے“۔

بے شک تقریر۔ تحریر اور جلسوں کے انعقاد کی آزادی دی گئی ہے۔ مگر کس غرض کے لئے؟ کمیونزم کا پراپیگنڈا کرنے اور سوشلسٹ طرز حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے“ یعنی صرف حکومت کی تائید و حمایت کے لئے۔ کیا اسے شخصی آزادی کہہ سکتے ہیں۔ کیا اسے تحریر و تقریر کی آزادی کہہ سکتے ہیں۔ کیا اس آزادی کے وہ لوگ بھی حقدار ہیں۔ جو کمیونزم کے مخالف ہیں۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ انہی کو کچلنے کے لئے حکومت نے کمیونسٹ مجالس کو تحریر و تقریر کی آزادی کے تمام حقوق دے رکھے ہیں۔

(۵)

ایسے غیر ملکی اشخاص جو اپنے ملک میں حکومت کے خلاف باغیانہ خیالات کی اشاعت کریں۔ کمیونزم کا پراپیگنڈا کریں۔ مزدوروں میں بے چینی پیدا کریں۔ اور پھر انہیں اسکی پاداش میں ملک سے نکال دیا جائے۔ ان کے لئے روسی قوانین اساسی میں خاص مراعات اور حقوق ہیں۔ روسی نظام کی دفعہ ۱۲۹ مظہر ہے۔ ”یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ریپبلکز ایسے تمام اشخاص کو پناہ کا حق دیتی ہے۔ جو اپنے ملک میں مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کی کوشش (یعنی ملک میں کمیونزم پھیلانے کی کوشش) اور ... اپنے ملک کو آزاد کرانے کی جدوجہد کی وجہ سے ملک بدر کر دیئے جائیں“۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ روس نہ صرف خود آزادئ خیال کے حق سے محروم ہے۔ بلکہ ایسے ممالک سے بھی یہ آزادی چھیننا چاہتا ہے۔ جہاں کی طرزِ حکومت اہلِ ملک کی منتخب کردہ ہو۔ اور جنہیں یہ آزادی میسر ہو۔

قائدین مجالس متوجہ ہوں

امسال ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۹ر اکتوبر تا ۲۱ر اکتوبر ہوگا۔ مجلس مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر رکن سے ایک روپیہ چندہ سالانہ اجتماع وصول کیا جائے۔ تمام مجالس کے قائدین کو بذریعہ سرکلر اطلاع دی جا چکی ہے۔ جو کہ امید ہے۔ کہ مل چکی ہوگی۔ آپ براہ کرم کوشش کر کے تمام اراکین سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے ۱۵ر ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں ارسال کر دیں۔ تا آسانی اور سہولت کے ساتھ انتظامات کئے جاسکیں۔

(مہتمم مالی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دین کیلئے اوقات وقف کرو

اگر آپ کے نزدیک دین حق کی تبلیغ اور حفاظت کے لئے اب جبکہ ہر چہار طرف سے دشمنوں کے حملوں نے اسے کھوکھلا کر دیا ہے۔ وقف ایام کی ضرورت نہیں تو آخر کب ہوگی؟ آپ کب اس مادی دنیا سے نفرت کر کے خدا کے دین کے لئے صرف اور صرف رخصتوں کے ایام وقف کریں گے۔ یہ دنیا چند روزہ اور ناپائیدار ہے آخری ایام جو دائمی زندگی ہوگی کے لئے آپ نے کو سامان تیار کرنا ہے۔ اٹھو۔ ہوشیار ہو جاؤ اور ہر سال تبلیغ کے لئے کچھ دن وقف کرو۔ اور مقام محمی ذیشان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضروریاتِ زندگی کے مہیا کرنے میں ہمارے لئے کس طرح قدم قدم پر مشکلات پیدا کی جاتی ہیں

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ

۲۰ ستمبر کو میں لاہور میں تھا کہ مجھے اطلاع پہنچی کہ ان پانچ گاڑیوں میں سے جو گزشتہ نومبر میں ہمارے لئے کول کنٹرولر آف سول سپلائز نے منظور کی تھیں۔ اور دو گاڑیاں اس دفعہ قادیان کے لئے مخصوص کی گئی تھیں۔ بٹالہ پہنچی ہیں اور وہیں میسرز گوردن داس کو ان گاڑیوں سے خالی کرائی ہیں اور یہ کہ نظارت امور عامہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کوئلہ قادیان لیجاؤ۔ مذکورہ بالا ڈپو ہولڈر وہیں سے اپنے مصرف میں لے آئیگا۔ یہ اطلاع میرے لئے نہایت تعجب انگیز تھی۔ وجہ یہ کہ دو سال قبل کوئلہ کی ایک گاڑی براہ راست قادیان کے لئے بک کی گئی۔ اور وہ قادیان پہنچی تھی۔ اور کوئلہ آسانی سے حاصل ہو گیا تھا۔ اب دو گاڑیاں جو قادیان کے لئے مخصوص تھیں۔ بٹالہ تک کیوں بک کرائی گئیں۔ حالانکہ بٹالہ سے قادیان باوجود تیرہ میل کے فاصلہ کے لئے بیل ... ممکن ہے ہمارے لئے ایسی صورت ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کی طرف سے کیوں پیدا کی گئی ہے جس کی وجہ سے ہم اس کوئلہ سے محروم ہو جائیں۔ کیونکہ اس کا کھلا اثر یہ ہے کہ اس کوئلہ کو گڈوں کے ذریعہ قادیان لے جانے پر مزید تقریباً سات سو روپیہ کا خرچ آتا ہے۔ اور اس قدر زائد کرایہ کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ اطلاع پا کر میں بعض افسران بالا سے ملا۔ انہوں نے بھی تعجب کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اس قسم کی شکایات جگہ جگہ پیدا ہو رہی ہیں۔ اور یہ کہ اگر اس بارے پوری تحقیق کرکے ان کو اطلاع دی جائیگی۔ تو وہ فوراً اس کے انسداد کی صورت اختیار کرینگے میں نے دہلی واپس آکر مولوی عبدالرحمن صاحب صدر مقامی جماعت احمدیہ اور ناظم سپلائی کو جو کوئلہ وغیرہ کی شکایات کے انسداد کے لئے سول سپلائی آفیسر کو ملنے کے لئے گورداسپور گئے ہوئے تھے۔ لکھا کہ کوئلہ کے بارہ میں بھی تحقیق کریں۔ ان کی تحقیق کا نتیجہ یہ ہے کہ سول سپلائی آفیسر کی ہدایت کے ماتحت چار ویگن بٹالہ کے لئے بک ہوئے اور میسرز پیارے لعل کو ہدایت کی گئی کہ ان میں سے دو ویگن نظارت امور عامہ قادیان کے لئے ہیں۔ اور دو بٹالہ کے لئے۔ یہ باور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہ ساری کارروائی محض سادگی سے عمل میں آئی۔ نہ سول سپلائی آفیسر صاحب اس امر سے ناواقف ہو سکتے ہیں کہ ریلوے کے کیا قانون ہیں۔ اور نہ میسرز پیارے لعل۔ اور کل ہی مجھے بذریعہ تار میسرز پیارے لعل سے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ اگر کوئلہ نہ اٹھایا گیا تو ڈیمرج وغیرہ کے ہم ذمہ دار ہونگے اور نیز یہ اطلاع جو بعض دیگر ذرائع سے پہنچی ہے کہ یہی ایجنٹ صاحب سول سپلائی آفیسر کے دفتر میں گئے۔ اور انہوں نے شکایت کی ہے کہ چونکہ نظارت امور عامہ کوئلہ نہیں اٹھاتے۔ اس لئے اجازت دی جائے کہ کوئلہ کسی مصرف میں لایا جائے۔

یہ ایک تازہ مثال ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس طریق سے باقاعدہ طور پر جماعت احمدیہ کے لئے مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں۔ ایک عرصہ سے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور کے سامنے قادیان کی احمدیہ پبلک کی شکایات تحریراً اور ملاقات کے ذریعہ پیش کرتا چلا آ رہا ہوں۔ مگر اس وقت تک نہ صرف یہ کہ شکایات بدستور قائم ہیں۔ بلکہ ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ شکر کے متعلق پبلک کو نہایت سخت شکایت تھی۔ اور میں ڈپٹی کمشنر صاحب کا ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے اس کو دور کرنے کے لئے فوری تدبیر اختیار کی ہے لیکن نہ معلوم ان کی تدبیر عملی صورت اختیار کرکے کوئی مفید نتیجہ پیدا کرے۔ اس کے رستے میں بھی بجائے سہولت بہم پہنچانے کے سول سپلائی آفیسر کی طرف سے دقت پیدا کی گئی ہے۔ حال ہی میں جو وفد ان کے پاس گیا۔ وہ اس غرض کے لئے گیا تھا کہ کئی سو احمدیوں کے ایک لمبے عرصہ سے کھانڈ کے راشن کارڈ نہیں بنے ان لوگوں کے لئے سول سپلائی افسر کی طرف سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان کو کپڑا ابھی نہ دیا جائے۔ حالانکہ ڈپٹی کمشنر صاحب کے حکم کے ماتحت ہر وارڈ ممبر نے اپنی نگرانی میں فہرستیں مرتب کی ہیں۔ ۳۰ فی صدی کی بظاہر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ پورے اہتمام کے ساتھ مطلوبہ فہرستیں مرتب کی جا چکی ہیں۔ تو پھر ان کے لئے یہ شرط لگانے کی کیا ضرورت تھی۔

قادیان میں ساڑھے تین سو کے قریب ایسے لوگ ہیں۔ جو ایک لمبے عرصہ سے کھانڈ کے راشن کارڈ بنوانے کی کوشش میں تحصیلدار صاحب وغیرہ مقامی حکام کے پاس بٹالہ بار بار جاتے رہے ہیں۔ لیکن ان میں سے بہت تھوڑے کسی نہ کسی طرح کچھ راشن کارڈ حاصل کر سکے۔ بعض احباب کو تحصیلدار صاحب نے یہ کہکر ٹال دیا کہ یہ سپلائی آفیسر کا کام ہے اور سپلائی آفیسر نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ تحصیلدار کا کام ہے۔ مولوی فضل الٰہی صاحب ہیڈ دفتر قاضی صدر انجمن احمدیہ کو راشن کارڈ حاصل کرنے کی غرض سے سات دفعہ بٹالہ جانا پڑا۔ لیکن مشکل یہ ہے ابھی ان کا کارڈ ہی نہیں ملا ہے جس پر تحصیلدار صاحب کے دستخط ہونے باقی ہیں۔ مولوی محمد اسمٰعیل مولوی فاضل حوالدار کلرک کی اہلیہ کے لئے صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب Welfare Officer کو تین دفعہ گورداسپور جانا پڑا۔ اور کارڈ حاصل کرنے کے لئے سات روپے خرچ کرنے پڑے۔ (یہ صرف دو مثالیں میں نے دی ہیں۔ ورنہ ایسی سینکڑوں مثالیں ہیں۔ اور میں حکام بالا کے علم میں اس قسم کی شکایات لا چکا ہوں۔)

سول سپلائی آفیسر صاحب نے وفد کو انسپکٹر سپلائی بٹالہ کے پاس بھیجا جنہوں نے یہ جواب دیا کہ وہ عید کے بعد قادیان آئیں گے حالانکہ ان کی عید از بس ضروری ہے جس میں ابھی چار دن باقی ہیں اور یہ ساڑھے تین سو آدمی جو ایک عرصہ سے کھانڈ سے اس لئے محروم ہیں کہ ان کی کہیں شنوائی نہیں ہوتی اور کپڑا حاصل کرنے سے بھی محروم ہو رہے ہیں۔ ان کی عید ان کے نزدیک کوئی معنی نہیں رکھتی۔

ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی طرف سے تازہ تدبیر اختیار کئے جانے پر جماعت احمدیہ کے افراد خوش تھے کہ ان کو عید سے پہلے کپڑا مل جائے گا۔ لیکن ان کی خوشی سول سپلائی افسر نے پوری نہ ہونے دی۔

کپڑا قادیان آ چکا ہے مگر صورت یہ ہے کہ ان کا حکم یہ ہے کہ عید کے بعد تقسیم شروع کی جائے اس حکم کی حکمت بھی سول سپلائی افسر صاحب ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

قادیان میں احمدیوں کو گزشتہ ماہ نہ صرف یہ کہ رمضان کی زائد کھانڈ نہیں ملی۔ بلکہ ماہوار کھانڈ سے بھی ان میں سے اکثر محروم رہے۔ ڈپٹی کمشنر کے سامنے یہ شکایت پیش کی گئی۔ اور انہوں نے سول سپلائی افسر کو حکم دیا کہ ضلع کے کھانڈ کے ڈپوؤں میں جہاں زائد کھانڈ ہو وہاں سے کھانڈ قادیان پہنچائی جائے اس پر ۱۲۰ بوری کھانڈ ڈیرہ بابا نانک سے بھیجے جانے کا فیصلہ ہوا۔ وہاں کھانڈ کے سٹاک میں کافی زائد موجود تھی لیکن اس کے پہنچے پہنچانے میں اگست کا مہینہ ختم کر دیا گیا۔ قادیان میں دو ڈپو ہیں ایک احمدیہ ڈپو اور دوسرا ہندو ڈپو۔ قادیان کی احمدیہ آبادی ۸۶ فی صدی سے بھی زیادہ ہے لیکن کچھ عرصہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کھانڈ دونوں ڈپوؤں کو مساوی دی جائے۔ اس منصفانہ تقسیم کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندو ڈپو کے سٹاک میں بہت کھانڈ فالتو پڑی رہتی ہے اور احمدیہ ڈپو فوراً خالی ہو جاتا ہے جب ۱۲۰ بوریاں قادیان کو پہنچائے جانے کا حکم دیا گیا۔ تو باوجود اس کے کہ ہندو ڈپو میں کھانڈ کافی مقدار میں موجود تھی۔ اسے بھی نصف بوریاں دی گئیں نتیجہ یہ ہے کہ احمدیہ ڈپو ساٹھ بوریوں سے صرف اگست کی کھانڈ تقسیم کر سکا ہے اور ستمبر کی کھانڈ تقسیم کرنے کے لئے اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ لیکن ہندو ڈپو میں کھانڈ کافی مقدار میں موجود ہے۔ ۱۲۰ بوریوں کے متعلق ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے صادر کردہ حکم کی اطلاع غالباً نہیں اس لئے دی گئی کہ ہندو ڈپو اپنا سٹاک فروخت کر سکے اور پھر وہ بھی نصف حصہ حاصل کرنے کا مستحق سمجھا جائے۔ اگر ضلع میں کھانڈ ختم ہو چکی ہے اور کارخانوں سے کھانڈ جلد ملنے کی امید نہیں اور ۵۰ فی صدی کی نسبت سے تقسیم کرنا ضروری تھا۔ تو انصاف کا تقاضا تھا کہ ۹۰ بوریاں احمدیہ ڈپو کو دی جاتیں تا وہ اس سے اگست کی کھانڈ تقسیم کرنے کے بعد اس قابل ہوتا کہ ستمبر میں بھی احمدیوں کے لئے کھانڈ مہیا کر سکتا لیکن یہاں میزان انصاف کا ایک پلڑا بھاری ہے۔ اور ایک بالکل خالی اور ہلکا۔

انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ پبلک کا وہ حصہ جس نے موجودہ جنگ کی نازک گھڑیوں میں حکومت سے تعاون کیا ہے۔ اس کے جائز حقوق کی حفاظت کی جاتی لیکن معاملہ برعکس ہے۔ اس تعاون پسند حصہ کو خود غرض لوگوں کا شکار بنایا جا رہا ہے۔ اور قدم قدم پر اس کے لئے مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں اور جرأت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ کھلے طور پر بلیک مارکٹ اور رشوت ستانی کا بازار گرم ہے ایک غریب احمدی کو سول سپلائی افسر کی خدمت میں بار بار اپنا حق حاصل کرنے کے لئے جانا پڑتا ہے وہ خرچ برداشت کرتا اور ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے۔ اس وقت اسے مشورہ دیا جاتا ہے کہ فلاں وکیل کو کچھ معاوضہ دیکر سول سپلائی کی خدمت میں عرض و معروض کرنے کے لئے

25
Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدد حاصل کرو۔ وہ ان کا رشتہ دار ہے کام بنجائے گا۔ مؤکلوں کو مقدمات کے لئے وکلاء کی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ مگر اب کھانے پینے کے حاجتمندوں کو بھی سول سپلائی افسر کے پاس اپنا حق حاصل کرنے کے لئے وکلاء کی ضرورت پیش آنے لگی ہے اور پھر اس ذریعہ کو استعمال کر کے بھی اگر کامیابی ہوتی ہے تو ایک لمبے عرصہ کی تگ و دو کے بعد۔

غرض قدم قدم پر ہمارے لئے مشکلات پیدا کی جارہی ہیں۔ اور اس وجہ سے میں مجبور ہوا ہوں کہ ان سطور کے ذریعہ احتجاج کروں یہ امید رکھتے ہوئے کہ حکام بالا اس حالت بد انتظامی اور ابتری کے انسداد کے لئے کوئی مؤثر تدبیر اختیار کریں گے میں نے یہ آواز ان حقائق کی بنا پر اٹھائی ہے جن سے ہر وہ شخص واقف ہے۔ جو ان تکالیف کا تختۂ مشق بنا ہوا ہے۔ اور جسے بجائے کھانڈ کے کڑوے گھونٹ پینے پڑ رہے ہیں۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۷۹۱ منکہ ساجد الرحمن ولد مولوی محمد علی صاحب قوم احمدی پیشہ طبابت و زراعت عمرہ ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن پوچاگڑ ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) موروثی زرعی زمین ہے باغ کھجور و آم تخمیناً ۲۵ بیگہ واقعہ موضع رحمت پور ضلع زیا قیمتی/۲۵۰ (۲) اسی موضع میں خود پیدا کردہ رہائشی مکان تخمینہ پانچ بیگہ زمین میں ہے قیمتی/۲۰۰۰ (۳) مہاراجہ کوچ بہار کی زمینداری کے اندر تحصیل بوداکھیلا کے ماتحت موضع ۸ کے اندر تارائن بہادر کی جوت زمین جو گھٹ بر میں ہے وہ ۲۲۷ ایکڑ زمین ہے۔ قیمتی/۵۵۰۰ ہے بند میں صرف رعایا میں لگان پر منقسم ہے (۴) جوت سنجورا میں ۲۸ ایکڑ زمین خاص میرے دخل میں ہے۔ قیمتی/۶۰۰ (۵) کوچ بہار مہاراجہ کی زمینداری کے اندر موضع پوچاگڑ بازار کے مشرق جانب دکان اور مکان خام جو ½ بیگہ زمین میں ہے تنی اس کی قیمت/۱۰۰۰ روپیہ ہوگی (۶) پرانہ پوچاگڑ میں میرا رہائشی مکان خام جو ½ بیگہ زمین میں ہے۔ قیمتی/۳۵۰ روپے (۷) جلپائی گوڑی نواب کی اسٹیٹ کے اندر کھتیان ۱۳۵۰ کے ماتحت موضع دھکامارا میں ۵½ ایکڑ ۷۹ ڈیسیل زمین ہے قیمتی/۱۲۰۰ روپے (۸) پلنی باڑی کے سری کرشنا مارواڑی کے ماتحت ۱۲ بیگہ زمین ہے قیمتی/۱۰۰ روپے (۹) جوت پٹوراکے شتیش چندر مستفیع کے ماتحت ۳۰ بیگہ زمین ہے قیمتی/۳۰۰ روپے۔ لہذا کل جائیداد قیمتی/۱۱۴۵۰ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت/۱۰۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ¹⁄₁₀ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد ساجد الرحمن موصی۔ گواہ شد شمس الرحمن بیلاکوبہ۔ گواہ شد سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۶۷۵ منکہ سیدۃ النساء بیوہ عبدالرحیم صاحب مرحوم قوم احمدی عمرہ ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن سوداگر پاڑہ برہمن بڑیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ چند زیورات نقرئی اور خورد ظروف مالیتی/۱۴۰ روپے میرے قبضہ میں ہیں میں اس کے ¹⁄₁₀ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں نے اپنا مہر وصول کر لیا تھا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامۃ سیدۃ النساء عرف جینی بیمان نشان انگوٹھا گواہ شد۔ عبدالمالک سکرٹری مال۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

اکسیر بصر

پیدائشی نقص کے سوا آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے اکسیر ہے اس کا متواتر استعمال نظر کو قائم کر کے عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔
قیمت/۲/۸ تولہ علاوہ محصول وغیرہ
حمیدیہ فارمیسی قادیان

باجازت امور عامہ

قادیان میں با موقع سکنی قطعات نیز قطعات برائے دوکانات نیز تین عدد مکانات خریدنے والوں کے لئے نادر موقع

قادیان میں سکنی اراضیات اب بہت کم ہیں اور مشکل سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ میرے پاس اس وقت چند قطعات مختلف محلہ جات یعنی دار الرحمت۔ دار العلوم۔ دار البرکات۔ دار الانوار۔ دار الفتوح۔ دار الراحت وغیرہ میں موجود ہیں۔ نیز چند دوکانوں کے بھی با موقع قطعات ۴۰ فٹ سڑک پر واقع ہیں۔ نیز تین عدد مکانات واقعہ محلہ دار البرکات۔ دار العلوم۔ اور دار الفتوح ہیں جن میں سے دو میرے ذاتی ہیں ملک میرے عزیز کا ہے۔ جو دوست خریدنا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والی درخواستوں کو مقدم رکھا جائے گا۔ اگر کوئی صاحب اپنی جائیداد فروخت کرنا چاہیں تو مناسب قیمت انہیں دیجائے گی مجھ سے خط و کتابت کریں

خاکسار: قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

شباکن —— ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں۔ قیمت مکمل ترقی عہر پچاس ترص ۱۰۰۰ر ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان دنیا میں آشکار کرنے کی آسان راہ

VINDICATION OF THE PROPHET OF ISLAM

(۱) اس انگریزی رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے بتلائے گئے ہیں۔ جن کی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں۔
(۲) وہ خصوصیات جو دنیا کے کسی قوم کے نبی میں نہیں۔
(۳) ہندو و عیسائی اقوام کے معززین کی آراء
(۴) ہندو مسلمانوں میں کس طرح صلح ہو سکتی ہے؟
(۵) یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی مقبولیت اور ان کے متعلق غیر احمدی و غیر مسلم معززین کی آراء

یہ رسالہ اب گیارھویں بار چھپ کر شائع ہوا ہے ۷۶ صفحہ کی رسالہ کی قیمت صرف ۴ محصول ڈاک

اپنے شہر کے غیر مسلم معززین کو تحفۃً دو

یا

ان کے پتے ہمکو روانہ کرو۔ ہم یہاں سے روانہ کر دیں گے۔ ہر پتہ کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ چاہئیں جو دوست ٹکٹ روانہ نہیں کر سکتے۔ وہ صرف پتہ روانہ فرمائیں۔ ہم یہاں سے ان کو روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۶ ستمبر۔ سنگاپور ریڈیو نے خبر دی ہے۔ کہ برطانوی اور ہندوستانی فوجیں کل صبح بالکل سلامتی سے سنگاپور میں اتر پڑیں۔ سنگاپور ریڈیو نے مزید بتایا۔ کہ برطانوی فوجوں کے اترنے پر کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ سنگاپور ریڈیو سٹیشن صحیح سلامت ہے۔ اور اس پر اتحادیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ برطانوی کیبنٹ کا ایک اہم اجلاس ہندوستان کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ مسٹر اٹیلی۔ لارڈ پیتھک لارنس مسٹر آرتھر ہینڈرسن۔ سر سٹیفورڈ کرپس مسٹر ولکنسن اور لارڈ ویول نے شرکت کی۔ وائسرائے کی ہندوستان کے متعلق رپورٹ پر غور ہو چکا ہے۔ اور بات چیت کا پہلا سٹیج ختم ہو چکا ہے۔ اب برطانوی کیبنٹ کے نمائندوں کو سوچنا ہے۔ کہ ہندوستان کے متعلق گورنمنٹ کے اس وعدہ کو جو بادشاہ نے اپنی تقریر میں کیا تھا عملی شکل دینے کے لئے کیا کیا جائے۔ دہلی کی واپسی پر لارڈ ویول پہلی توجہ صوبائی انتخابات کی طرف دینگے۔ اور ان کے نتائج کی روشنی میں ہی ہندوستان کا آئین تیار کرنے والی کانسٹی ٹیوشنٹ اسمبلی مرتب کی جائیگی۔

سان فرانسسکو ۷ ستمبر۔ شہنشاہ ہیرو ہیٹو نے جاپانی پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے جاپانی قوم سے اپیل کی۔ کہ انہیں آج جنگ کے خاتمے پر جن مصیبتوں اور مشکلات کا سامنا ہے۔ ان کا بہادرانہ مقابلہ کریں۔ اور جاپان کی طرف سے ساری دنیا کا اعتماد حاصل کرنے کی پالیسی پر عمل کریں۔ اس ضمن میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شہنشاہ ہیرو ہیٹو پہلی دفعہ اس وقت کے نئے پارلیمنٹ کے سامنے آئے۔ اور انہوں نے اپنی تقریر میں شکست کا لفظ تک استعمال نہیں کیا۔

ٹوکیو ۶ ستمبر۔ آج ۳½ سال بعد برطانوی اور ہندوستانی فوجیں سنگاپور پر قبضہ کر رہی ہیں۔ ہتھیار ڈالنے کی شرطوں پر منگل وار کو ریئر ایڈمرل ہالینڈ کے کروزر ساسکس پر دستخط ہوئے تھے۔ اور کل شب پنجاب رجمنٹ کے دوسرے ڈویژن کے سپاہی سنگاپور پر اترے۔ سب سے پہلے ایک سکھ لیفٹیننٹ کرنل نے اس سرزمین پر قدم رکھا۔ اترنے والے تمام سپاہی ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھے۔ اور اندیشہ تھا کہ جاپانی حملہ کر دیں۔ مگر کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ جب جنگی جہاز وہاں پہنچے۔ تو سینکڑوں ہندوستانی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

اور چینی لوگ استقبال کے لئے موجود تھے۔ سارا شہر جھنڈیوں سے سجا ہوا تھا۔ رات کو مکانوں اور گھروں میں روشنی کی گئی۔ اتحادی فوجوں کو اس بات کا خاص خیال ہے۔ کہ کوئی غلط قدم نہ اٹھے۔ کیونکہ ابھی تک کثرت سے جاپانی وہاں موجود ہیں۔ اس وقت اتحادی صرف پانچ علاقوں کا انتظام سنبھالینگے۔ اور دوسرے علاقوں میں تاحال کوئی مداخلت نہ کرینگے۔

سنگاپور میں اس وقت تک صرف پندرہ ہزار قیدیوں کا پتہ لگ سکا ہے۔ لیکن جس وقت برطانوی فوجوں نے سنگاپور کو خالی کیا تھا۔ اس وقت ۵۲ ہزار سپاہی وہاں رہ گئے تھے۔ ابھی کوئی ایسی فہرست نہیں مل سکی۔ جس سے صحیح صحیح اندازہ ہو سکے۔

واشنگٹن ۶ ستمبر۔ وسطی بحرالکاہل میں اب جزیرہ ویک پر امریکی جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اس جزیرہ پر چار سال تک جاپانیوں کا قبضہ رہا ہے۔

چنکنگ ۶ ستمبر۔ کل میڈم چیانگ کائی شیک ہوائی جہاز پر کلکتہ سے یہاں پہنچ گئیں۔

دہلی ۶ ستمبر۔ مدراس۔ کلکتہ۔ بمبئی اور کراچی میں برما سے آنے والے قیدیوں اور نظر بندوں کے ٹھیرنے کا انتظام کیا جائیگا۔ صوبوں کی حکومتیں اپنے خاص نمائندے بندرگاہوں پر بھیج دینگی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کتنے ہندوستانی شہری نظر بند اپنے ملک کو واپس آ رہے ہیں۔

ٹوکیو ۶ ستمبر۔ آئندہ اتوار کو اکائیدو میں ہتھیار رکھوائے جائینگے۔ کل جاپانی نمائندے امریکن نمائندوں سے ہتھیار ڈالنے کی ہدایات لینے جائینگے۔

بیروت ۶ ستمبر۔ لبنانی پارلیمنٹ نے نئی حکومت پر اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔ کل نئے وزیر اعظم نے اپنی حکومت کے پروگرام کا اعلان کیا۔

چنکنگ ۶ ستمبر۔ دریائے ینگسی اور دریائے چیانگ میں شدید طغیانی آنے کی وجہ سے ایک لاکھ چینی بے گھر ہو گئے ہیں۔ دونوں دریاؤں کے قریب دجوار کی بستیوں کی حالت بہت زیادہ خراب ہے۔ ہزاروں گھر برباد ہو گئے۔ اور ہزاروں درخت جڑوں سے اکھڑ گئے ہیں۔

اٹاوہ ۶ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ امریکہ۔ برطانیہ کو امداد دینے سے پیشتر اس سے وعدہ لیگا۔ کہ اس نے سلطنت برطانیہ کے ملکوں کے لئے جو ترجیحی پالیسی منظور کر رکھی ہے۔ اسے ترک کر دے۔ کینیڈین افسروں نے اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ اس شرط کو منظور کر لیگا۔ بشرطیکہ امریکہ کی طرف سے اعلان کر دیا جائے۔ کہ اس نے کینیڈا کے مال پر جو پابندیاں لگا رکھی ہیں۔ انہیں منسوخ کر دیا جائے۔ ان افسروں کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ غالباً ڈومینین گورنمنٹوں سے مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کریگا۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ جاپان کی خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان کے چالیس لاکھ اشخاص بیکار ہونے والے ہیں۔ اور یہ ہتھیار ڈالنے کا سب سے پہلا اثر ہے۔ اس وقت جزائر جاپان میں ۷ کروڑ چالیس لاکھ اشخاص آباد ہیں۔ جاپان میں اشیائے خوردنی کا قحط ہے۔

کلکتہ ۶ ستمبر۔ سیکرٹری ٹیپو پرگنہ ڈسٹرکٹ کمیٹی کمیونسٹ آف انڈیا نے اعلان کیا ہے۔ ضلع کے کچھ سب ڈویژنوں کے دس ہزار سے زائد اشخاص نے علی پور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے مظاہرہ کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پوجا اور عید کے تہواروں سے پہلے ان کے لئے کپڑا مہیا کیا جائے۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر چرچل شمالی اٹلی میں فیلڈ مارشل سر ہیرلڈ الیگزینڈر کے مہمان کی حیثیت سے قیام کریں گے۔

کراچی ۶ ستمبر۔ سکھر جیل میں قیدیوں کے درمیان لڑائی کے نتیجہ میں دو قیدی ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے امن قائم کر لیا۔

نیویارک ۶ ستمبر۔ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت امریکہ اس امر کے خلاف ہے۔ کہ روس شمالی بحرالکاہل کے جزائر کیورائل اور سکھالین پر قبضہ کرے۔ اگرچہ اب تک اس مسئلہ پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ لیکن سمجھوتہ ہونے میں دیر نہیں ہے۔ کہ شمالی بحرالکاہل کے جزائر پر قبضہ کا سوال پہلے یالٹا کانفرنس میں زیر بحث آیا تھا اور سٹالین روزویلٹ اور چرچل نے اس پر گفتگو کی تھی۔

اینفورڈ ۶ ستمبر۔ کابل کی اطلاع ہے۔ کہ افغانستان کے ریر چیف مارشل محمد احسان بعمر ۵۸ سال وفات پا گئے۔

لاہور ۶ ستمبر۔ پنجاب مسلم لیگ پارٹی کے چھ سرکردہ ارکان نے وزیر ہند کے نام ایک تار ارسال کیا ہے۔ کہ آئندہ انتخابات کے لئے تمام بالغوں کو حق رائے دہندگی عطا کیا جائے۔

کلکتہ ۶ ستمبر۔ بنگال کانگرس کمیٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس ۳½ سال بعد مسٹر پروبادت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سب قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد میں ان لوگوں کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔ جنہوں نے وطن کی عزت کے لئے اگست ۱۹۴۲ء کی تحریک میں اپنی جانیں دیں۔

چنکنگ ۶ ستمبر۔ نانکنگ میں آج ہتھیار ڈالنے کی رسم ادا ہو گئی ہے۔ شہر کی حالت سب سدھر گئی ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں مل جاتی ہیں۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ ایک فوجی نامہ نگار نے جو سنگاپور پر فوجوں کے اترنے کے وقت موجود تھا مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔ کہ ۵ ستمبر کا دن ہمیشہ یادگار رہے گا۔ جب اتحادی جہازوں کا ایک قافلہ سنگاپور کی طرف روانہ ہو رہا تھا۔ ہم چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جب ساحل سمندر پر اترے۔ تو سینکڑوں قیدی وہاں موجود تھے۔ ہمیں دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ اور خوشی اور عید کے نعروں سے ہمارا استقبال کیا۔ مگر جب ہماری نظریں ان قیدیوں پر پڑیں تو ہمیں بہت رنج ہوا کیونکہ ان کی حالت بہت نازک تھی۔ جب ہم نے انہیں سگریٹ دی۔ تو ان میں سے بعض کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ دائم المریض تھے۔ لیکن ایسے لگتا دفعتاً انہیں شفا ہو گئی۔ ان کا لباس نہایت ہی خستہ تھا۔ ہمیں معلوم ہوا۔ کہ جو کپڑے اور پارسل ریڈ کراس ان کے لئے بھیجا کرتی تھی۔ وہ ان کو نہ دیئے جاتے تھے۔ ہم نے انہیں کپڑے۔ سگریٹ اور کھانے پینے کی چیزیں دیں۔ جسے انہوں نے نہایت ہی مسرت سے قبول کیا۔ جب ہم آگے بڑھے۔ تو انہوں نے ہمیں جاپانی طریق پر سلام کیا۔ وہ اپنا سلام کا طریق بھی بھول چکے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں ہم شہر میں داخل ہو گئے۔ ہم نے دیکھا کہ دکانوں اور مکانوں کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ سڑکوں پر لوگوں کا ہجوم تھا۔ جنہوں نے مسرت آمیز الفاظ میں ہمارا استقبال کیا۔ ہم نے جس کسی سے بھی پوچھا۔ اس نے یہی جواب دیا۔ کہ جاپانی ظلم وستم کے علاوہ پینے اور کھانے کو بہت کم دیتے تھے۔ مگر ان قیدیوں نے بہت ۴۴

۴۴ سے چھوڑتی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جاپانی ان کے بڑھے ... سے مرعوب تھے۔ سالوں کے بچھڑے ہوئے سپوت اب پھر اپنے اپنے گھروں کو جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ اور بہت جلد کامیابی سے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو جائینگے